



سوال

(154) موزوں اور جرابوں سے مراد

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

موزوں اور جرابوں سے کیا مراد ہے اور ان پر مسح کرنے کا کیا حکم ہے؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

نخف سے مراد وہ لفافہ سا ہے جو چھڑے وغیرہ کا بنا ہوتا ہے اور پاؤں پر پہنا جاتا ہے (جس کا اردو ترجمہ 'موزہ' ہے) اور جراب سے مراد وہ ہے جو روئی وغیرہ سے بنا ہوتا ہے۔ اور ان دونوں پر مسح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے۔ لہذا جس نے یہ پسینے ہوئے ہوں [1] اسے وضو کے لیے ان کو اتار کر پاؤں دھونے کی بجائے ان پر مسح کرنا افضل ہے۔ اس کی دلیل یہ ہے کہ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا، اور میں نے چاہا کہ آپ کے موزے اتار دوں، تو آپ نے فرمایا: "انہیں بہنے دے، میں نے ان کو طہارت کر کے پہنا تھا۔" (صحیح مسلم، کتاب الطہارۃ، باب المسح علی الخنثین، حدیث: 274) چنانچہ پھر آپ نے ان پر مسح کیا۔

موزوں پر مسح کرنا قرآن حکیم اور احادیث نبویہ دونوں سے ثابت ہے۔ قرآن مجید میں ہے:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا قُمْتُمْ إِلَى الصَّلَاةِ فَاغْسِلُوا وُجُوهَكُمْ وَأَيْدِيَكُمْ إِلَى الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوا بِرُءُوسِكُمْ وَأَرْجُلَكُمْ إِلَى الْكَعْبَيْنِ ۚ ... سورة المائدة 1

”اے ایمان والو! جب تم نماز کے لیے کھڑے ہونے کا ارادہ کرو، تو اپنے چہروں کو دھویا کرو اور بازوؤں کو کہنیوں تک اور اپنے سروں کا مسح کیا کرو اور پاؤں کو ٹخنوں تک دھویا کرو۔“

اس آیت کریمہ 'ارجلکم' کو دو طرح سے پڑھا گیا ہے۔ یعنی 'ارجلکم' اور 'ارجلکم' (ل کی زبر اور زیر کے ساتھ)۔ اگر ل پر زبر پڑھیں 'ارجلکم' تو عطف ہے 'و جو بہکم' پر۔ تو معنی ہوں گے "اپنے چہروں کو دھویا کرو اور پاؤں بھی دھویا کرو۔"۔ اور اگر 'ارجلکم' (ل پر زیر پڑھیں) تو اس کا عطف "رء و سگم" پر ہے، اور معنی ہوں گے اپنے سروں کا مسح کرو اور اپنے پاؤں کا بھی۔" اور بیان ہو چکا ہے کہ پاؤں کا دھویا جانا یا مسح کیا جانا دونوں سنت ہیں۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول تھا کہ اگر آپ کے پاؤں ننگے ہوتے تو انہیں دھویا کرتے تھے اور اگر موزے پہنے ہوتے تو ان پر مسح فرمایا کرتے تھے۔ اور سنت میں آپ کا یہ عمل تو اترا سے ثابت ہے۔ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے کہ پاؤں پر مسح کے مسئلے میں میرے ذہن میں کوئی اشکال نہیں ہے۔ اس بارے میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ سے چالیس احادیث وارد ہیں۔ ایک منظوم حدیث کے درج ذیل ابیات ملاحظہ ہوں:



ومما ترا توحدیث کذب

ومن بنی اللہیتنا واعتب

ورویة، شفاعتہ والحوض

ومسح خضین وبذی بعض

"جو احادیث متواتر آتی ہیں ان میں سے یہ احادیث ہیں: "من کذب علی متعمدا" [2]

"من بنی اللہ مسجد" [3] اللہ تعالیٰ کا دیدار [4] نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا شفاعت [5] کرنا آپ کے لیے حوض کا ہونا [6] اور موزوں پر مسح کرنا۔ [7] یہ چند متواتر احادیث ہیں۔"

الغرض قرآن و حدیث کے ان دلائل کی روشنی میں موزوں پر مسح کرنا سنت ہے۔ (محمد بن صالح عثیمین)

[1] بشرطیکہ وضو کر کے پسنے ہوں جیسے کہ اس حدیث میں آیا ہے اور شروط مسح کا ذکر بھی آگے آ رہا ہے۔ (مترجم)

[2] نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان کی طرف اشارہ ہے کہ "جس نے مجھ پر عدا جھوٹ بولا وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنا لے، یعنی پکا سمجھے۔ یہ روایت دیکھیے: صحیح بخاری، کتاب العلم، باب اثم من کذب علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم، حدیث: 107 و سنن الترمذی، کتاب العلم، باب ما جاء فی تعظیم الکذب علی رسول اللہ، حدیث: 2659

[3] یہاں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کی طرف اشارہ ہے کہ "جس نے مسجد بنائی اللہ کی رضا کے لیے (وہ جان لے کہ) اس کے لیے اللہ نے جنت میں گھر بنا دیا۔ دیکھیے: صحیح بخاری، کتاب الصلاة، باب من بنی اللہ مسجد، حدیث: 450 و صحیح مسلم، کتاب المساجد، باب فضل بناء المساجد، حدیث: 533

[4] اس سے مراد اہل جنت کا اللہ پاک کو دیکھنا/اللہ پاک کا دیدار کرنا ہے۔ دیکھیے: صحیح بخاری، کتاب التوحید، باب قول اللہ تعالیٰ **وَجُودًا لِمَنْ يَنْزِلُهَا** ۲۲ حدیث: 7434 و صحیح مسلم، کتاب المساجد، باب فضل صلاتی الصبح والعصر، حدیث: 633

[5] حضور صلی اللہ علیہ وسلم روز قیامت اپنی امت کی سفارش و شفاعت کریں گے۔ دیکھیے: صحیح بخاری، کتاب التوحید، باب کلام الرب عز وجل یوم قیامت مع الانبیاء، حدیث: 7510 و صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب ادنی اهل البیت منزلة فیھا، حدیث: 193

[6] نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ایک بہت بڑا حوض ہوگا۔ اسی کی طرف اشارہ ہے۔ دیکھیے: (صحیح بخاری، کتاب الرقاق، باب فی الحوض، حدیث: 6579 و صحیح مسلم، کتاب الفضائل، باب اثبات حوض نینا و صفاتہ، حدیث: 2292)

[7] موزوں پر مسح کرنے کے بارے میں بھی متعدد روایات ہیں۔ بطور مثال دیکھیے: (صحیح مسلم، کتاب الطہارة، باب المسح علی الخضین، حدیث: 274 و سنن الترمذی، کتاب الطہارة، باب المسح علی الخضین للمسافر والمقیم، حدیث: 96)

هذا ما عندي والله اعلم بالصواب

احکام و مسائل، خواتین کا انسائیکلو پیڈیا



مجلس البحث والدراسات
الاسلامية
محدث فتوى

صفحه نمبر 184

محدث فتوى